احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
6۔ جولائی 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
جلد 45-80 نمبر 150 جمعرات 7۔ صفر 1416ھ ' 6 وفا 1374ہش ' 6 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے۔ جب انسان حدِ بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ناکامیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ' اپنے تعلق حکام کے ذریعہ' قسما قسم کے حیلہ و فریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے' لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دنیاداروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب بمقابل اول الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کرسکتے۔ ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خداتعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۶)

خداتعالیٰ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا

یقیناً خدا رحیم و کریم اور حلیم ہے وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔ تم دعا میں مصروف رہو اور اس بات سے مت گھبراؤ کہ جذبات نفسانی کے جوش سے گناہ صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا سب کا حاکم ہے وہ چاہے تو فرشتوں کو بھی حکم کر سکتا ہے کہ تمہارے گناہ نہ لکھے جائیں۔ دیکھو دعا کے ساتھ عذاب جمع نہیں ہو سکتا۔ مگر دعا صرف زبان سے نہیں ہوتی بلکہ دعا وہ ہے کہ

جو منگے سو مر رہے — مرے سو منگن جا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عہدیداران سے گذارش

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کے تحت دفتر اول کے (وفات یافتہ) مخلصین کے کھاتوں کو زندہ رکھنا ہر مخلص احمدی پر واضح ہو چکا ہے اور ان کے وارث بفضل خدا ان کی طرف سے چندہ بھجوا رہے ہیں۔ اس ضمن میں ایک ضروری گذارش یہ ہے کہ جس طرح وصیت کا چندہ ادا کرتے وقت وصیت کے نمبر کا اندراج ضروری ہے اسی طرح دفتر اول کے وفات یافتہ مخلصین کی طرف سے چندہ ادا کرتے وقت بھی ان کا کھاتہ نمبر ظاہر کرنا ازبس ضروری ہے۔

جہاں تک کھاتوں کے نمبروں کا تعلق ہے ان کی اطلاع دی جا چکی ہے تاہم مقامی طور پر کسی وفات یافتہ کے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہ ہو تو وہ وفات یافتہ کے نام اور ان کے وارثوں کے نام جو ان کی طرف سے چندہ دے رہے ہیں دفتر ہذا میں بھجوا کر معلومات حاصل کرلیں تاکہ مرکز میں اندراجات میں کسی غلطی کا احتمال نہ رہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

○ ہسپتال میں جمعہ کے روز مہمان ڈینٹل ڈاکٹر صاحبان سے علاج کے لئے جو پروگرام بنایا گیا تھا وہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے تااطلاع ثانی ملتوی سمجھا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

کسی بھی لمحہ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے

(حضرت مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

اگر خدا سے رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو اور اس کو خوش کرنا پسند کرتے اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ اور اس پر سچا ایمان لاؤ کہ تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے۔ جس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے تم بھی اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں۔ سوچو اور غور کرو کہ تقویٰ کے سوا فائدہ نہیں۔ خداتعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں اس بات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کر کے (عبادت کرنا) ہی نیکی نہیں بلکہ سچا ایمان خدا کو مطلوب ہے۔ اس لئے اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا اقدوس ہے۔ تمام رحمتوں۔ بزرگیوں اور سچائیوں کا سرچشمہ ہے اور اس کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا پورا لحاظ رکھیں۔

خداتعالیٰ کی صفت ہے کہ بدکار اور غافل بھی اس کی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی نیکی اور سلوک کرنے میں (اہل ایمان اور منکرین) کی قید اٹھا دو۔ اور تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے۔ یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔

ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ (۔) جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں۔ چالاکیوں۔ ناعاقبت اندیشیوں۔ غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے دوست بھی ہوتے ہیں دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو۔ ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے۔ یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے۔ اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے جو زندگی۔ موت۔ کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔

(از خطبہ ۲۷۔ جنوری ۱۸۹۶ء)

ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

6- وفا 1374 ھش 6 - جولائی 1995ء

سوچ اور اعمال

بظاہر تو یوں لگتا ہے کہ انسان اپنے اعمال میں بااختیار ہے۔ وہ چاہے تو دائیں طرف جائے' چاہے تو بائیں طرف جائے۔ چاہے تو محنت سے کام کرے اور چاہے تو فارغ بیٹھا رہے۔ لیکن اگر اس کے اعمال اس کی سوچ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو یقیناً یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ وہ اپنے اعمال میں کلی طور پر بااختیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ اپنی سوچ میں کلی طور پر بااختیار نہیں ہے۔ اگر اپنی سوچ میں کلی طور پر بااختیار ہوتا تو کبھی ایسی سوچ کیوں سوچتا جس کا نتیجہ ناکامی ہوتا۔ اس کی ہر سوچ اس کی ہر خواہش کے مطابق اسے کامیابی کی طرف لے جاتی۔ وہ سوچتا ہی اس طرح کہ اس کے اعمال درست ہوتے اور درست اعمال کا نتیجہ بھی درست ہوتا۔ لیکن ایسا تو نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان اپنے اختیار سے یا بظاہر اپنے اختیار سے جو کام کرتا ہے اور اس میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس کی سوچ صحیح راستے پر چل رہی ہوتی ہے۔ اور اسے صحیح طریق پر کام کرنے کا موقع دیتی ہے۔ لیکن ایک اور شخص سوچتا ہے اور اس کے مطابق کام کرتا ہے تو ناکام ہو جاتا ہے۔ یا اگر ایک ہی شخص کی بات کی جائے تو ایک دفعہ کی سوچ اسے کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور دوسری دفعہ کی سوچ اسے ناکامی کی طرف لے جاتی ہے۔ گویا کہ اسے اپنی سوچ پر اتنا اختیار نہیں جتنا اختیار حاصل کرنے کی اسے خواہش ہے۔

وہ اپنی سوچ کو کس طرح درست کرے۔ تاکہ اس کے اعمال اس کے لئے مفید نتائج پیدا کریں۔ اس کے لئے ایک بات جو ضروری ہے وہ تو یہ ہے کہ اس کا علم وسیع ہونا چاہئے۔ آخر اس کی سوچ تابع ہے اس کے علم کے جو کچھ وہ جانتا ہے اسی کو سامنے رکھ کر سوچتا ہے۔ اگر اس کا علم وسیع نہیں ہے تو کئی دفعہ اس کی سوچ اسے غلط راستے پر لے جائے گی۔ اگر اس کا علم وسیع ہے تو وہ کئی باتوں کے درمیان موازنہ کرکے جو نتیجہ اخذ کرے گا وہ اس کی صحیح سوچ کا باعث ہوگا۔ اور دوسری بات جو اس سے بھی زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ اس کی سوچ پر اور اس کے اعمال پر نادیدہ طور پر اللہ تعالیٰ کو کنٹرول حاصل ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے اور اس کا فضل طلب کرے۔ تاکہ وہ سوچے بھی ٹھیک اور اس کے اعمال بھی ٹھیک ہوں اور یہ اتنی اہم بات ہے کہ باقی سب باتوں پر حاوی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا ہاتھ پکڑ کر چلائے تو یقیناً وہ سیدھے ہی راستے پر چلے گا۔ کسی کو اچھی سوچ عطا کرے تو اس کے اعمال مفید طور پر نتیجہ خیز ہوں گے۔ پس ہم اپنی سوچ اور اپنے اعمال کی درستی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کریں۔ اسی سے یہ بات مانگیں کہ وہ ہماری سوچ کو بھی درست رکھے اور ہمارے اعمال کو بھی اور ہم جو نتائج حاصل کریں وہ ہمارے لئے حقیقی طور پر مفید ثابت ہوں۔ یہ بات آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ مشکل ان لوگوں کے لئے جن کا دل خدا تعالیٰ کی طرف لگا نہیں رہتا۔ انہیں اس بات کی طرف توجہ ہی نہیں پیدا ہوتی۔ یا توجہ پیدا ہوتی ہے تو بہت کم۔ اور آسان ان لوگوں کے لئے جو اپنی ہر بات اور اپنے ہر کام کے لئے خدا کی طرف دیکھتے ہیں۔ جب اس کی طرف دیکھتے ہیں تو اس سے دعا کرتے ہیں اور جب اس سے دعا کرتے ہیں تو ان کی سوچ بھی راہِ راست پر چلتی ہے اور ان کے اعمال بھی نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔

اہلِ زباں نہیں ہوں زباں دان ہی سہی
میں میزباں نہیں ہوں تو مہمان ہی سہی
مجھ کو غرض ہے لکھنے سے لکھنے تو دو مجھے
لکھنا غلط زباں مری پہچان ہی سہی

ابوالاقبال

○

کبھی فلک کے ستاروں کو دیکھتا ہوں مَیں

کبھی زمین کے ذرّوں پہ ہے نگاہ مری
کبھی فریبِ تبسم سے کھیلنے کی امنگ
کبھی ہے جاذبِ دل آنسوؤں کا سرخ سا رنگ
کبھی چمکتی ہوئی کہکشاں ہے راہ مری

کبھی یہ دل میں تمنّا کہ نوچ لوں تارے
کبھی خلش ہے کہ ذرّوں کو ماہتاب کروں
جنوں کا حسنِ مجسّم سے انتساب کروں
فضا میں جاگ اٹھیں شوخ و شنگ اکتارے

ہر ایک شَئے کی حقیقت کی جستجو ہے مجھے
ہر ایک شَئے کے لئے بیقرار رہتا ہوں
جگر گداختہ سینہ فگار رہتا ہوں
عجیب طرح کی پُرکیف آرزو ہے مجھے

مری یہ کاوشِ بیجا گراں نہ ہو جائے
ہر ایک چیز نظر سے نہاں نہ ہو جائے

نسیم سیفی
(۱۹۴۴ء)

"دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اسکی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد | مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ | مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت اڑھائی روپیہ

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اپنی کتاب سیرت خیرالرسل میں فرماتے ہیں:-

اخلاص باللہ - قیام حدود

آنحضرت ﷺ کی غیرت دینی جس وضاحت سے مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتی ہے- اس پر کچھ اور زیادہ لکھنے کی حاجت نہیں- اب میں آپ ﷺ کے اور خلق پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پاک تھا- اور کس طرح آپ ﷺ کی خوشنودی کا خیال رہتا تھا-

انسانی فطرتاً کسی کی مصیبت کو دیکھ کر رحم کی طرف مائل ہو جاتا ہے- بہت سے لوگ جب کسی مجرم کو سزا ملتی دیکھتے ہیں تو باوجود اس علم کے کہ اس سے سخت جرائم سرزد ہوئے ہیں- ان کے دل کو دکھ پہنچتا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اب اس شخص سے جرم تو ہو ہی گیا ہے- اور یہ تائب بھی ہے اسے چھوڑ دیا جائے- تو اچھا ہے- لیکن یہ ایک کمزوری ہے- اگر اس جذبہ سے متاثر ہو کر مجرموں کو چھوڑ دیا جائے تو گناہ اور جرائم بہت ہی بڑھ جائیں-

فطری رحم کے علاوہ جب کسی بڑے آدمی سے جرم ہو تو لوگ عام طور پر نہیں پسند کرتے کہ اسے سزا ملے اور اس کی بڑائی سے متاثر ہو کر چاہتے ہیں کہ اسے کسی طرح چھوڑ دیا جائے- بلکہ بڑے دولت مند یا کوئی دنیاوی وجاہت رکھنے والے آدمی تو روپیہ اور اثر خرچ کر کے ایک ایسی جماعت اپنے ساتھ کر لیتے ہیں کہ جو مشکلات کے وقت ان کا ساتھ دیتی ہے- اور باوجود قانون کی خلاف ورزی کے اپنے جتھے کی مدد سے اپنے جرائم کے اثر سے بچ جاتے ہیں-

ان قوموں میں جن کے اخلاق گر جاتے ہیں اور جن کے افراد میں طرح طرح کی بدیاں آجاتی ہیں- ان میں خصوصاً یہ رواج عام ہو جاتا ہے کہ بڑے لوگ قانون کے خلاف عمل کر کے بھی بچ جاتے ہیں اور صرف غرباء ہی سزا پاتے ہیں-

رسول کریم ﷺ اس بات کے سخت مخالف تھے اور آپؐ کا جو معاملہ خدا کے ساتھ تھا اور جس طرح آپؐ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتے تھے- اس لحاظ سے آپؐ کبھی پسند نہ کرتے تھے- کہ احکام شریعت سے امراء کو مستثنیٰ کر کے غرباء ہی کو اس کا مکلف سمجھا جائے- بلکہ آپؐ باوجود ایک رحم دل اور ہمدرد طبیعت رکھنے کے ہمیشہ احکام شریعت کے جاری کرنے میں محتاط رہتے اور مجرمین کو سزا سے بچنے نہ دیتے- اور جس طرح آپؐ غرباء کو سزا دیتے امراء بھی اسی طرح احکام شریعت کے ماتحت جکڑے جاتے- اور اس معاملے میں آپؐ بڑے غیور تھے-

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی اس پر لوگوں نے چاہا کہ کون ہے جو رسول ﷺ سے اس عورت کے معاملے میں سفارش کرے- لیکن کسی نے اس کی جرأت نہیں کی (کیونکہ رسول کریم ﷺ حدود کے قائم کرنے میں بڑے سخت تھے) آخر اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید نے رسول کریم ﷺ سے ذکر کیا- مگر آپؐ نے جواب دیا کہ بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے مگر جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ قطع کر دیتے مگر میرا یہ حال ہے کہ اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں-

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپؐ کا خدا سے کیا تعلق تھا- اور واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں خلیفہ تھے- کیونکہ خلیفہ اسی کو کہتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کے احکام کو دنیا میں جاری کرے- اور یہ رسول کریم ﷺ ہی تھے جو بغیر کسی خوف ملامت کے حدود اللہ کا قیام کرتے- اور کسی کی رعایت نہ کرتے- رسول کریم ﷺ کے جو تعلقات اللہ تعالیٰ سے تھے اور جس طرح آپؐ خدا سے معاملہ صاف رکھا ہوا تھا- اس پر یہ بات بھی روشنی ڈالتی ہے کہ آپؐ اپنے تمام کاموں میں پہلے یہ دیکھ لیتے کہ خدا تعالیٰ کا کیا حکم ہے- اور جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہ ہوتا آپؐ کسی کام کرنے پر دلیری نہ کرتے- چنانچہ مکہ سے باوجود ہزاروں قسم کی تکالیف کے آپؐ نے ہجرت نہیں کی- ہاں صحابہ کو حکم دے دیا کہ اگر وہ چاہیں تو ہجرت کر جائیں- اور لوگوں کی شرارت کو دیکھ کر صحابہؓ کو ہجرت کرنی بھی پڑی اور بہت سے صحابہؓ حبشہ کو اور کچھ مدینہ کو ہجرت کر گئے- اور صرف ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ اور رسول کریم ﷺ یا اور چند صحابہؓ مکہ میں رہے-

کفار مکہ کو دوسرے لوگوں کی نسبت رسول کریم ﷺ سے فطرتاً زیادہ بغض و عداوت تھی کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ آپ ﷺ کی تعلیم کی وجہ سے لوگوں میں شرک کی مخالفت پھیلتی جاتی تھی- وہ جانتے تھے کہ اگر وہ آپ کو قتل کر دیں تو باقی جماعت خود بخود پراگندہ ہو جائے گی اس لئے بہ نسبت دوسروں کے وہ آنحضرت ﷺ کو زیادہ دکھ دیتے اور چاہتے کہ کسی طرح آپؐ اپنے دعاوی سے باز آجائیں- لیکن باوجود ان مشکلات کے آپؐ نے صحابہؓ کو تو ہجرت کا حکم دے دیا مگر ان دکھوں اور تکلیفوں کے باوجود مکہ سے ہجرت نہ کی- کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی اذن نہ ہوا تھا- چنانچہ جب حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ میں ہجرت کر جاؤں تو آپؐ نے جواب دیا- آپ ابھی ٹھہریں- امید ہے مجھے بھی اجازت مل جائے-

اللہ! اللہ! کیا پاک انسان تھا- دکھ پر دکھ- تکالیف پر تکالیف پہنچ رہی ہیں- سب ساتھیوں کو حکم دے دیتا ہے کہ جاؤ جس جگہ امن ہو چلے جاؤ- لیکن خود اپنی جگہ سے نہیں ہلتا- اور باوجود مخالفت کے اس بات کا منتظر ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم آئے تو میں اس پر کاربند ہوں- کیا کسی انسان میں یہ ہمت ہے کیا کوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف ایسا متوجہ ہو کہ ایسے خطرناک مصائب کے اوقات میں بھی دشمنوں کی مخالفت کو برداشت کرتا جائے اور جب تک خدا تعالیٰ کا حکم نہ ہو اپنی جگہ نہ چھوڑے-

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دعویٰ ہی نہیں ہے بلکہ واقعہ میں آپؐ اس وقت تک مکہ سے نہیں نکلے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ ہوا-

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے- کہ عین دوپہر کے وقت رسول کریم ﷺ تشریف لائے- اور سر لپیٹا ہوا تھا- آپؐ اس وقت کبھی نہیں آیا کرتے تھے- حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا- میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ اس وقت کسی بڑے کام کے لئے آئے ہوں گے- عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت مانگی اور اجازت ملنے پر گھر میں آئے- اور فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہیں ان کو اٹھا دو- حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے قسم ہے کہ وہ آپ کے رشتہ دار ہیں- آپ نے فرمایا- مجھے ہجرت کا حکم ہوا ہے- حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی ساتھ جانے کی اجازت دیجئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا بہت اچھا-

اسی واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اس وقت تک مکہ سے نہیں نکلے- جب تک حکم نہ ہوا- اور آخر وقت تک اس بات پر قائم رہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرنا- کیسا ایمان کیسا یقین- کیسا پاک تعلق ہے-

ہماری تاریخ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اوائل اکتوبر میں رؤیا میں دکھایا گیا کہ آپ ایک انگریز حاکم کے سامنے گواہی دے رہے ہیں مگر دستور کے مطابق اس نے آپ کو قسم نہیں دی- اس کے بعد دوسری خواب میں مزید یہ خبر دی گئی کہ سپاہی سمن لے کر آیا ہے- حضرت صاحب نے یہ خبر بیت الاحمدیہ میں اپنے خدام کو قبل از وقت سنا دی تھی- مگر اس وقت بظاہر کسی مقدمے کا گمان بھی نہیں تھا کہ چند روز بعد یکایک ایک سپاہی سمن لے کر آیا اور معلوم ہوا کہ مولوی رحیم بخش صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نواب صاحب بہاولپور نے لاہور کے اخبار "ناظم الہند" پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے دائر کر دیا ہے- اور اخبار کے شیعہ ایڈیٹر جناب سید ناظم حسین صاحب نے آپ کو بطور گواہ صفائی طلب کیا ہے-

سید ناظم حسین صاحب وہی صاحب تھے جنہوں نے حسین کامی کی آمد پر آپ کے خلاف اشتعال انگیز مضامین لکھ کر عام فضاء سخت مکدّر کر دی تھی- بایں ہمہ ان کو آپ کے اخلاق عالی اور بلند کیریکٹر کے لحاظ سے پوری طرح اعتماد تھا کہ باوجود میری معاندانہ روش کے آپ کی زبان حق کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکے گی- چنانچہ یہی ہوا- حضرت صاحب گو بذریعہ کمیشن شہادت دینے کا مطالبہ فرما سکتے تھے- مگر آپ نے یہ گوارا نہ کیا اور باوجود ہزاروں خطرات کے سفر ملتان اختیار فرمایا- اور شہادت دی- اور جیسا کہ قبل از وقت اطلاع دی گئی تھی- حاکم کو کچھ ایسا سہو ہوا کہ قسم دینا بھول ہی گیا- اور شہادت شروع کر دی-

ملتان سے واپسی پر حضرت صاحب نے لاہور میں شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہاؤس کے مکان پر (جو انارکلی میں پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے سامنے واقع تھا) چند دن قیام فرمایا- اس اثنا میں مختلف مذہب و ملت کے لوگ بکثرت آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور آپ علم و حکمت کے وہ موتی لٹاتے کہ لوگ دنگ رہ جاتے- اسی موقعہ کی ایک پر علم و معرفت مجلس کا منظر حضرت مولوی عبداللہ صاحب نے اپنے قلم سے کھینچا ہے جو بڑا ہی دلکش اور ایمان پرور ہے-

آپ لکھتے ہیں:-

"حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب (وفات یافتہ) کا دولت کدہ جو ان کی پرانی دکان بمبئی ہاؤس کے عقب میں تھا- حضرت صاحب کے نزول اجلال کے باعث رشک جنت بنا ہوا تھا- سردی کا موسم تھا- ایک وسیع کمرے کی باہر والی طاقچی میں حضرت صاحب تشریف فرما تھے- اس وقت کے حالات کے مطابق یہ جگہ بہت غیر محفوظ تھی- باہر سے بڑی آسانی سے حملہ ہو سکتا تھا- مگر بغیر کسی محافظت کے حضرت صاحب نہایت اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے- خدام کے علاوہ شہر کے بہت

باقی صفحہ ٦ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

بعض ممالک میں ایک ایک کتاب ایک ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ تعداد میں چھپتی ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل جاتی ہے- اخبارات جو خاصے ضخیم ہوتے ہیں وہ کئی کئی لاکھ کی تعداد میں چھپتے ہیں اور ان اخبارات کے ایک ہی دن میں دو دو تین تین ایڈیشن بھی نکلتے ہیں- رسالہ نما اخبارات ایسے بھی ہیں جو کروڑوں کی تعداد میں چھپتے ہیں- ساری دنیا میں پھیلائے جاتے ہیں اور ہر علاقے کے لوگ انہیں پڑھتے ہیں-

پاکستان میں کتب رسالہ جات اور اخبارات کی اشاعت کا ذکر تھا تو کسی نے کہا کہ یہاں کتاب ایک ہزار کی تعداد میں چھپتی ہے اور اس کے کئی نسخے دوستوں کو تحفے کے طور پر دیئے جاتے ہیں' اور تین چار سو بکنے کے بعد باقی کتاب پڑی رہتی ہے اور سالہا سال میں اکا دکا بک کر دوسرے ایڈیشن کی باری آتی ہے- اگر باری آ ہی جائے تو یہی حال رسالوں کا ہے- کہ ایک ہزار سے زیادہ چھپنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- بعض رسائل تو غالباً پانچ سو چھپتے ہیں اور وہ بھی اپنی پونجی لگا کر یا دوستوں کی مدد سے-

ایک اور شخص جو اس بحث میں حصہ لے رہا تھا- کہنے لگا یہ بات تو درست معلوم نہیں ہوتی- پاکستان میں ڈائجسٹ جو چھپتے ہیں ان کے ایک ایک شمارے کی تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے اور وہ بک بھی جاتے ہیں- لوگ بڑے شوق سے انہیں پڑھتے ہیں- تیسرے شخص نے کہا یہ تو ٹھیک ہے لیکن ہم اعلیٰ ادب کی بات کر رہے ہیں- ڈائجسٹ تو اعلیٰ ادب میں شامل نہیں- لمبے لمبے افسانے ہیں اور نووار دان سخن کی باتیں ہیں- لوگ فیشن کے طور پر خریدتے ہیں- اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے یہ پرچہ خرید کر ادب پر احسان کیا ہے حالانکہ وہ ایسا تو نہیں کرتے- بہر حال ڈائجسٹ کو چھوڑ کر باقی چھپنے والی چیزوں کا جائزہ لیا جائے تو بات کوئی بہت غلط نہیں کہ اچھی سے اچھی کتاب سارے پاکستان کے لئے جس کی آبادی بارہ کروڑ سے زیادہ ہے ایک ہزار کی تعداد میں چھپتی ہے اور غالباً اس کا نصف حصہ فروخت ہوتا ہے- جسے صحیح معنوں میں فروخت ہونا کہا جا سکتا ہے- باقی خاصی دیر تک پڑی رہتی ہیں- اور کبھی کبھار کسی کو خیال آتا ہے تو اس میں سے ایک کتاب اور کم کر دیتا ہے یعنی خرید لیتا ہے- اس حالت میں کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ہم علم پھیلانے کے رسیا ہیں- یا یہ کہ جو علم ہم کتابوں اور رسائل کے ذریعے دینا چاہتے ہیں وہ سب تک یا کثیر تعداد میں لوگوں تک پہنچ جاتا ہے-

یہ تو ٹھیک ہے کہ کچھ لوگ اس کتاب کو خریدتے ہیں پڑھتے ہیں- اپنی مجالس میں اس کا ذکر بھی کرتے ہیں- لیکن جب یہ کتابیں اور رسائل ایک بہت بڑی تعداد کے ہاتھ میں نہ آئیں ان کے ذریعے علم کو پھیلانے والی بات درست ثابت نہیں ہو سکتی- اگرچہ ان کے نسخے لائبریریوں میں رکھے جاتے ہیں- لیکن لائبریریوں سے کتاب کا حاصل کرنا کوئی ایسی آسان بات بھی نہیں ہے- ہم اس کی مشکلات کا ذکر یہاں نہیں کرنا چاہتے لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ سوائے اس کے کہ کسی کے پاس خاصا وقت ہو اور وہ لائبریری ہی میں بیٹھ کر کتاب کا مطالعہ کر لے- کتنے لوگ ہیں جو لائبریری کے ممبر بن سکتے ہیں اور بار بار جا کر وہاں سے کتابیں ایشو کروا سکتے ہیں ہم نے تو اکثر اوقات یہی دیکھا ہے اور سنا بھی ہے کہ آپ ایک کتاب لینے گئے ہیں اور پتہ چلا ہے کہ وہ ایشو ہو چکی ہے- اور پھر واپس ہی نہیں آ رہی- خدا جانے اس میں کیا راز ہے- لیکن لائبریریاں بھی جس طرح انہیں علم پھیلانا چاہئے اس طرح یقیناً نہیں پھیلا رہیں-

ہم نے یہ ساری بات اس لئے کہی ہے کہ ہمارا دل چاہتا ہے کہ اگر آپ کوئی نئی کتاب پڑھتے ہیں تو اپنے اس علم میں دوسرے بھائیوں کو اور بہنوں کو بھی شریک کیجئے جو کچھ آپ نے پڑھا ہے اس کا خلاصہ الفضل کو بھیج دیجئے ہم اسے شائع کریں گے- قارئین کے دل میں کتاب خریدنے کا شوق بھی پیدا ہو گا اور آپ کا بھیجا ہوا خلاصہ پڑھ کر وہ محظوظ بھی ہوں گے- اگر آپ عام طور پر کتابیں خریدنے کے عادی ہیں اور آپ کے ہاں کتابوں کے آہستہ آہستہ ڈھیر لگتے چلے جاتے ہیں تو آپ ان کتابوں کو الفضل کے نام روانہ کر دیجئے ہم انہیں سنبھال کے رکھیں گے ہم انہیں پڑھیں گے ہم ان کے خلاصے اخبار میں شائع کریں گے- قارئین کو ان سے متعارف کروائیں گے- اور یقیناً اس طرح علم پھیلے گا-

ہمارا خیال یہ ہے کہ اگرچہ الفضل کی اشاعت بہت زیادہ تو نہیں ہے اس سے بہت زیادہ ہونی چاہئے لیکن اس کی ریڈر شپ ۷۰-۸۰ ہزار کے قریب ہے- اور اگر اس کی ریڈر شپ ۷۰-۸۰ ہزار کے قریب ہے (اگر اس سے زیادہ نہیں تو) وہ کتاب جو صرف ایک ہزار چھپی ہے وہ اپنے موضوع کے خلاصے کے ساتھ صرف ایک ہزار افراد تک نہیں رہے گی بلکہ ۷۰-۸۰ ہزار تک پہنچ جائے گی- اور اس طرح علم پھیلنا شروع ہو گا- پس ہمارے ساتھ تعاون کیجئے ہماری مدد کیجئے اور ہمیں علم پھیلانے کا ذریعہ بننے دیجئے- جو نئی کتاب آپ پڑھتے ہیں اگر وہ کتاب آپ ہمیں نہ بھیج سکیں تو اس کا خلاصہ بھیج دیجئے- ہم یقیناً اس خلاصے کو الفضل کے صفحات کی زینت بنائیں گے اور آپ اس کتاب میں دیئے گئے علم کو پھیلانے کا باعث بنیں گے- اور اگر ہم یہ بھی کہنا چاہیں کہ آپ کو اس کا ثواب ہو گا تو یقیناً یہ بات بھی ہے-

---

یادرفتگان - رفیق احمد صالح

محترمہ زینب بی بی صاحبہ

بعض وجود ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا کردار بے حد اہم ہوتا ہے- مگر وہ اس کردار کی ادائیگی پس پردہ ادا کرتے ہیں- ان کا وجود بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے- وہ خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بھی ہوتے ہیں اور اس کے پیارے بندے ان سے بے حد لگاؤ رکھتے ہیں- ہوتے وہ گمنام ہیں مگر ان کا نام خدا کے نزدیک اور اس کے پیاروں کے نزدیک بڑا محترم ہوتا ہے- ایسی ہی ایک خاتون زینب بی بی تھی- جو حضرت امام ثانی (اللہ تعالیٰ ان سے ہر دم راضی رہے) کی خادمہ تھیں-

تقسیم ہند کے بعد رتن باغ میں اپنے چھ معصوم بچوں کے ساتھ قیام پذیر تھیں کہ دلخراش خبر نے جیسے بیساکھیاں چھین لیں- ہنستی بستی زندگی رک گئی آنکھیں غموں کے سمندر میں ڈوب گئیں- لٹ جانے کا غم ختم ہو گیا اور دل کی کاٹ نے نیم مردہ کر دیا-

ماسٹر حمید الدین صاحب (میری والدہ کے ماموں) چنیوٹ میں کشمیر محاذ کی تیاری مین نقلی کی جگہ اصل گولی کا شکار ہو گئے- اور یوں زینب بی بی (جنکو ہم بھی ممانی ہی کہتے تھے) بیوہ ہو گئیں یہ کوئی چھوٹا غم نہ تھا اور امتحان بھی بڑا سخت کوئی دنیاوی سہارا نہیں- حضرت امام ثانی تک خبر پہنچی- حضرت آپا مریم صدیقہ حرم حضرت امام ثانی نے خاص محبت اور شفقت سے ان کو اپنے ہاں رکھ لیا- ممانی جان نے یہ ساتھ اپنی وفات ۱۹۷۰ء تک نبھایا-

خداوند کریم نے ایک طرف اگر ابتلا دیا تو دوسری طرف قرب خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ عطا فرمایا- یہ کوئی کم عزت افزائی نہ تھی غموں کے بادل چھٹنے لگے اور زندگی معمول کی پٹڑی پر چلنے لگی حضرت امام ثانی کو ممانی جان کا کھانا بے حد پسند تھا اور حضرت امام ثانی بے حد ذہین بھی تھے معمولی سی اونچ نیچ بھی پکڑ لیتے تھے اور ممانی جان بھی مزاج محترم سے بخوبی آگاہ تھیں عام دنوں میں کوئی لمبا چوڑا دستر خوان تیار نہ ہوتا تھا- ممانی بتاتی تھیں کہ حضرت امام ثانی سادگی پسند تھے سادہ اور ہلکا کھانا پسند فرماتے تھے- گھی پیاز کی ٹماٹر کی آمیزش سے مصالحہ نما چٹنی بے حد پسند تھی مہمانداری کی صورت میں بروقت اطلاع ہو جاتی لیکن اگر مہمانوں میں اچانک اضافہ ہوتا تو ممانی جان کمال مہارت اور پھرتی سے کھانا تیار کر لیتیں کہ پتہ بھی نہ لگنے دیتی ممانی کے کھانے کے ساتھ میری نانی کے ہاتھ کا اچار بھی پسند کرتے اور تقاضا فرماتے-

ایک بار میں میری والدہ اور نانی جان ملاقات کے لئے حاضر ہوئے- یہ بات تو سب کو معلوم ہی ہو گی کہ امام ثانی کو عطریات نہ صرف پسند تھے بلکہ خود بھی بہت اچھا بناتے تھے- ہمیں اپنے کمرے میں ہی بلا لیا- اس وقت حضرت ام ناصر نے ہمیں بیٹھنے کو کہا امام ثانی ایک چھوٹے سے کمرے سے کوئی نیا عطر بنا کر نکلے حضرت ام ناصر کے ہاتھ پر عطر لگایا جو انہوں نے بھی پسند فرمایا- میری طرف دیکھ کر فرمایا چھوٹے صاحب کا کیا نام ہے-؟ والدہ نے عرض کیا آپ نے رفیق احمد رکھا ہے- گھریلو قسم کی گفتگو اور دعا کی درخواست پر یہ ملاقات ختم ہوئی-

حضرت صاحب نے کھانا تناول فرمایا- ہم سب ممانی کے پاس بیٹھ گئے کھانا جب واپس آیا تو ممانی نے خاکسار کو بطور تبرک مجھے یہ کھانا کھلایا یہ کم خوش قسمتی نہ تھی-

دور دراز کے سفر میں ممانی جان بھی کبھی کبھار ساتھ جاتی تھیں اور امام ثانی انہی کے ہاتھوں سے پکے کھانوں کو پسند فرماتے تھے- امام ثانی کی بیماری ممانی جان کے لئے ایک بڑی آزمائش لے کر آئی کبھی ڈاکٹر نمک کم کروا دیتے تو کبھی میٹھا- کبھی کسی چیز پر بندش لگ جاتی تو کبھی کسی چیز پر- ایسے مشکل دور میں بھی ممانی جان نے ایک مشن سمجھ کر اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھایا-

امام ثانی کی وفات نے گویا ممانی کو ادھ موا کر دیا- ۱۹۷۰ء میں اللہ کو پیاری ہو گئیں- تقریباً ۲۲ سال امام ثانی کی شفقتوں اور بے پناہ محبتوں کو سمیٹتی رہیں- حضرت امام جماعت ثالث اور پھر ان کی اولاد نے بھی عزت اور پیار کی نظر سے چاہا-

کس قدر خوش قسمت رہیں کہ اب بھی سارا خاندان ممانی کی عزت کرتا ہے اور ان کی اولاد کے لئے ایک گوشہ محبت دل میں رکھتا ہے- خدا تعالیٰ ان کو جنت میں اپنے قرب سے نوازے- آمین-

---

حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے

حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے عمر کا اعتبار نہیں- ہر شے پر اپنے دین کو مقدم رکھو زمانہ ایسا آ گیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر اندازہ عمر کا لگایا جاتا تھا مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے- میں اتنی دیر سے برادری سے الگ ہوں- میرا کسی نے کیا بگاڑ لیا ہے- خدا کے مقابل پر کسی کو معبود نہیں بنانا چاہئے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر (انجینئر)

پاکستان M2 موٹروے

(لاہور راولپنڈی جرنیلی سڑک)

تیز رفتاری سے (بلا رکاوٹ) موٹریں چلانے کے لئے لاہور سے راولپنڈی / اسلام آباد تک ایک نہایت کشادہ اور جدید سڑک بن رہی ہے جسے Pakistan M 2 Motorway کا نام دیا گیا ہے یہ سڑک لاہور سے مغرب کی طرف دریائے راوی کے دائیں کنارے پر (شاہدرہ) سے شروع ہوگی اور شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں کوٹ مومن بھیرہ کلر کہار' بالکسر' چکری سے ہوتی ہوئی (اور چار دریا عبور کرتی ہوئی) راولپنڈی / اسلام آباد پہنچے گی اس رستے سے لاہور راولپنڈی کا فاصلہ (یعنی موٹروے کے نقطہ آغاز اور نقطہ انجام تک) ۳۳۴ کلو میٹر (تقریباً ۲۰۹ میل) ہو جاتا ہے اس موٹروے سے بڑے تجارتی شہروں جیسے راولپنڈی' سرگودھا' فیصل آباد اور ملتان کو بھی رسائی (Access) فراہم کی جائے گی۔ تیز رفتاری کے ساتھ گاڑیوں کی حفاظت کا بھی پورا خیال رکھتے ہوئے یہ موٹروے ڈیزائن کی گئی ہے پچاس پچاس کلو میٹر کے فاصلے پر گاڑیوں اور مسافروں کے رکنے اور آرام کرنے کا اہتمام کیا گیا۔

موٹروے کی ابھی چار Lanes ہوں گی دو جانے کے لئے دو آنے کے لئے اور اس طرح Travelling Lanes یعنی سڑک کی چوڑائی تقریباً ۱۴½-۱۵ میٹر (۴۶-۴۹.۴ فٹ) ہوگی اور Shoulders اس کے علاوہ ہوں گے تاہم مٹی کا جو پشتہ (Embankment) سڑک کے نیچے بنایا جا رہا ہے وہ چھ Lanes کے لئے ہے تاکہ مستقبل میں اس سڑک (موٹروے) کو چوڑا کر کے 6 Lane Motorway بنایا جا سکے اسی طرح رستے میں جو پل وغیرہ بنائے جا رہے ہیں وہ بھی 6 Travelling Lanes کو مدنظر رکھ کر بنائے جا رہے ہیں تاکہ بعد میں مزید چوڑے نہ کرنے پڑے۔

موٹروے پر سات اہم جگہوں پر Interchanges بنائے جا رہے ہیں جہاں اہم شہروں کی طرف نکلنے اور موٹروے پر چڑھنے کا انتظام ہوگا۔

چار جگہوں پر ریلوے لائن کو عبور کرنے کے لئے Railway overpasses بنائے جا رہے ہیں اور اس کے علاوہ ۲،۶ سڑک کے اوپر سے گذرنے کے لئے Flyover اور ۱۹۳ سڑک کے نیچے سے گذرنے کے راستے Underpasses بھی موٹروے پراجیکٹ میں شامل ہیں۔

تین دریاؤں کو عبور کرنے کے لئے بڑے پل Major River Bridges بنائے جا رہے ہیں ایک بھیرہ کے قریب دریائے جہلم پر دو مزید پل سوان (Swan) اور سل (SIL) کے دریاؤں کو عبور کرنے کے لئے بن رہے ہیں یہ Incrementally Launched Box Girder Bridges قسم کے پل ہوں گے۔ پہلے دریائے چناب پر بھی نئے پل کا پروگرام تھا لیکن بعد میں موٹروے کی Alignment کو تبدیل کر کے طالب والا پل سے ہی گذار لیا گیا ہے۔

دریاؤں کے علاوہ آبپاشی کی نہروں کے اوپر سے موٹروے گذارنے کے لئے اور اسی طرح پانی کے رستوں پر اور پہاڑی رستوں پر کل ملا کر ۵۷ پل (Bridges) بنائے جا رہے ہیں۔ ان پلوں کے Span ۳۰-۱۶ میٹر کے ہوں اور ہر پل پر ایک سے دس تک Span ہوں گے گویا پل کی زیادہ سے زیادہ لمبائی ۳۰۰ میٹر ہوگی۔

موٹروے کی اکثر پلوں کی بنیادیں Bored Pile Foundations ہوں گی تاہم پہاڑی علاقوں میں پلوں کی بنیادیں Spread Footings قسم کی ہوں گی۔

دریا کے پلوں کے ساتھ سڑک کے پشتہ اور قریبی گاؤں کو سیلاب سے بچانے کے لئے Flood Protection Works کو بھی شامل کر لیا گیا ہے اس طرح ہر قسم کے نقصان سے بچانے کا کام بھی اس پراجیکٹ میں شامل ہے۔

موٹروے پر ۱۹۳ چھوٹی پلیں Box Culeverts بھی بنائی جائیں گی تاکہ سطحی پانی کی آمدورفت میں رکاوٹ نہ ہو اور سڑک محفوظ رہے۔

اس موٹروے پراجیکٹ پر ۴۵ ارب روپے لاگت آئے گی جس میں سے ۶۰ فیصد سرمایہ پاکستان اور ۴۰ فیصد سرمایہ کورین کنسٹرکشن کمپنی Daewoo فراہم کر رہے ہیں۔ ڈیزائن اور تعمیر کا کام Daewoo کو سونپا گیا ہے (تاہم ۴۰ فیصد کام پاکستانی کمپنیاں بطور سب کنٹریکٹر کر رہی ہیں)

ڈیزائن کی نظرثانی اور تعمیرات کی نگرانی کے لئے پاکستان نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے ایک آسٹریلین مشاورتی فرم Smec کی خدمات مستعار لی ہوئی ہیں انہوں نے آگے کئی پاکستانی کنسلٹنٹس کو رکھا ہے۔

اس پراجیکٹ پر غیرملکیوں کے ساتھ بہت سا پاکستانی سٹاف بھی کام کر رہا ہے اور غالباً یہ پراجیکٹ اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا یا دوسرے نمبر پر پراجیکٹ ہے۔

جنوب مشرقی ایشیاء میں سڑکوں کا یہ پراجیکٹ مالیت کے لحاظ سے سب سے بڑا پراجیکٹ (Largest Single Contract Road Construction Project) ہے۔

اس ۳۳۴ کلو میٹر چار رویہ سڑک 4 Lane Pavement پر جو پشتہ بنایا جا رہا ہے اس کا حجم ۲۸ ملین مکعب میٹر ہے یعنی مٹی کے پشتہ میں ۹۹ کروڑ مکعب فٹ مٹی استعمال ہو رہی ہے اس کے اوپر Sub-Base اور Base میں پتھر بڑی بھاری تعداد میں استعمال ہو رہا ہے کئی علاقوں کی پہاڑیاں اڑا کر ان سے پتھر Crush کر کے بنایا جا رہا ہے ایسی ایک مثال ربوہ کی پہاڑی کی ہے جو قبرستان عام اور بہشتی مقبرہ کے شمال میں واقع ہے اسی طرح سیمنٹ' سریا' لک Bitumen اور دوسرے کئی Construction Materials بہت ہی بھاری مقدار میں استعمال ہو رہا ہے اسی طرح مختلف نوع کی Road Construction Machinery بڑی بھاری تعداد میں استعمال ہو رہی ہے اس سے قبل پاکستان میں اس قسم کی اتنی زیادہ تعداد میں مشینری کبھی سڑکوں پر استعمال نہیں ہوئی۔ کنکریٹ بنانے اور Road Surfacing کے لئے متعدد Concret Batching Plants اور Asphalt Batching Plants نصب کئے گئے ہیں۔

Quality Control کے لئے پانچ تجربہ گاہیں (Laboratories) بنائی گئی ہیں جہاں Construction Materials کی انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق Testing ہوتی ہے۔

اس Motorway کی تعمیر سے پاکستان کو کئی فوائد حاصل ہوں گے تاہم Road Users کو بھاری Toll Tax ادا کرنا پڑے گا جس کی وصولی کا خاطر خواہ اہتمام کیا جا رہا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ستارہ مظفر اپنی کتاب حضرت موسیٰ میں مزید کہتی ہیں:۔

حضرت موسیٰؑ کو فرعون نے قتل کرنے کا بھی ارادہ کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی۔ فرعون اور اس کی قوم کے مظالم بڑھتے گئے جس کی وجہ سے آخر خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور نشان مختلف عذاب نازل ہوئے۔ پہلے وہ قحط کے عذاب میں مبتلا ہوئے پھر بچوں کی ہلاکت کا عذاب نازل ہوا۔ یعنی ان کے پلوٹھے یعنی سب سے بڑے بچے مرنے لگے تاکہ وہ کچھ تو خدا سے ڈریں۔ مگر ان لوگوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ان پر جب خوشحالی کا زمانہ آتا تو کہتے یہ تو ہمارا حق ہے اور مصیبت کا زمانہ آتا تو اس کا ذمہ دار حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کو سمجھتے۔ اور ان عذابوں سے نصیحت حاصل کرنے کی بجائے کہنے لگے۔

"اے موسیٰ جب بھی تو کوئی نشان ہمارے پاس لائے گا۔ تاکہ اس کے ذریعے ہم کو فریب دے۔ تو ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

اس کے نتیجہ میں ان پر مزید بہت سے عذاب نازل ہوئے۔ مثلاً فرعونیوں پر ٹڈیوں کا عذاب نازل ہوا۔ یعنی اتنے ٹڈی دل (فصلوں کو کھا جانے والے) آئے کہ ملک کی تمام فصلیں تباہ ہو گئیں۔ اور لوگ بھوکوں مرنے لگے۔ پھر ان پر جوؤں کا عذاب نازل ہوا۔ یعنی اتنی شدید سردی پڑی کہ لوگوں کے لئے غسل کرنا مشکل ہو گیا۔ اور ان کے بالوں میں جوئیں بھر گئیں۔

پھر مینڈکوں کا عذاب آیا یعنی اتنی زیادہ بارشیں ہوئی کہ کثرت سے مینڈک پیدا ہو گئے۔

ان پر خون کا عذاب بھی نازل ہوا۔ جس کا مطلب ہو سکتا ہے کہ ان کا خون خراب ہو گیا اور انہیں بہت زیادہ پھوڑے نکلنے لگے۔ یا ان میں نکسیر کا مرض پھوٹ پڑا ہو۔ یا ان میں طاعون پھیل گئی۔ جس میں مریض کے ناک منہ معدے سے خون بہنے لگتا ہے اور کبھی جلد کے نیچے جریان خون (یعنی خون بہنے کی وجہ سے) سارے جسم پر کالے کالے داغ پڑ جاتے ہیں۔ اور ستر اسی فیصد مریض مر جاتے ہیں اس زمانے میں ایک خاص قسم کا مرض بھی پیدا ہوا تھا۔ جس میں ایک قسم کے پھوڑے نکلتے تھے۔ جن میں سے کثرت سے خون بہتا تھا۔

غرض بار بار ان پر عذاب نازل ہوتے۔ جب کبھی ان پر کوئی عذاب نازل ہوتا تو حضرت موسیٰؑ سے درخواست کرنے لگ جاتے کہ اے موسیٰ اپنے رب کو وہ تمام وعدے یاد دلا جو اس نے تجھ سے کئے ہیں۔ اگر تو نے ہم سے عذاب دور کر دیا تو ہم ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ مگر جب خدا تعالیٰ ان سے عذاب دور کر دیتا تو وعدہ خلافی کرنے لگ جاتے تکبر کرتے اور اس طرح وہ خدا کے مجرم بن جاتے۔

بعض دفعہ تو آنکھیں کھولنے والے واضح نشانات دیکھتے اور کہتے یہ تو پر فریب باتیں ہیں یعنی بظاہر تو یہ نشانات خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کئے گئے لگتے ہیں۔ مگر اصل میں یہ صرف اتفاقی باتیں ہیں۔ اور ان نشانات کا انکار کر دیتے۔ حالانکہ ان کو دل سے یقین ہوتا کہ یہ عذاب ان

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

نیلسن مینڈیلا کی مخالفت

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا ۲۷ سال تک جیل میں رہے جیل سے نکلے تو ان کی پارٹی نے ان کا خیر مقدم کیا اور وائس پریذنٹ سے اپنی پارٹی کا پریذیڈنٹ بنا دیا۔ اور اس کے معابعد جو ملکی انتخابات ہوئے اس میں وہ ملک کے صدر چنے گئے۔ سیاہ فام جنوبی افریقیوں کو یہ بات ایک اعزاز کے طور پر ملی۔ ان کا حق بھی تھا۔ لیکن سب لوگ تو ایک طرح نہیں سوچتے آہستہ آہستہ تھوڑے ہی عرصے میں کئی سیہ فام ان کے مخالف ہو گئے اور انہوں نے کہنا شروع کیا کہ منڈیلا نے ہمارے ساتھ عہد نہیں نبھایا۔ بلکہ بعض لوگوں نے نعرے لگاتے ہوئے انہیں غدار بھی کہا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب انسان کوشش کر رہا ہوتا ہے تو لوگ اس کے گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور جب وہ منزل کو پالیتا ہے تو لوگوں کو اس پر رشک آنے لگتا ہے بلکہ حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ حسد ایسی چیز ہے جس نے کئی نئی مملکتوں کو آزادی کے حصول کے بعد اپنے اس مقام سے گرا دیا۔ جہاں وہ آزادی حاصل کرنے کے بعد پہنچ گئے تھے۔ بعض ملکوں میں بغاوتیں ہونی شروع ہو گئیں۔ کسی نے صدر کو مارا۔ کسی نے وزیراعظم کو مارا۔ کسی نے صوبوں میں مخالفت کی۔ گویا کہ جن لوگوں نے اکٹھے چل کر اور اکٹھے کوشش کر کے منزل حاصل کی تھی وہ منزل پر پہنچ کر ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو گئے۔ اور اس طرح لڑ کر ملک کے استحکام کو خطرہ پیدا کر دیا۔ خدا کرے کہ نیلسن منڈیلا کی جو مخالفت بعض حلقوں میں کی جا رہی ہے وہ جنوبی افریقہ کی موجودہ حکومت کے استحکام میں کوئی فرق نہ ڈالے۔

OOO

ایٹمی توانائی اور تیسری دنیا کے ممالک

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سابق چیئرمین منیر خان نے گذشتہ روز اسلام آباد میں کہا کہ ویانا میں جو ۱۲۰ رکنی انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی ہے۔ اور اس میں جو نیوکلیر اسلحہ سے ترقی پذیر ممالک کو محفوظ رکھنے کے لئے پروگرام بنایا ہوا ہے اس کی حیثیت سیاسی ہونے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ مسٹر منیر احمد خان اقوام متحدہ کی طرف سے بلائی گئی کانفرنس جس کا مقصد یہ تھا کہ اسلحہ کی روک تھام کی جائے اور جو ناگاساکی میں حال ہی میں منعقد ہوئی ہے میں شرکت کر کے واپس آئے تھے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ترقی پذیر ممالک میں صرف ساٹھ فی صد نیوکلیر اسلحہ پیدا کرنے والی ریاستیں ہیں۔ اور یہ ریاستیں دنیا بھر کے مقابلہ میں صرف تین فی صد نیوکلیر الیکٹریسٹی پیدا کرتی ہیں لیکن اس کے باوجود بڑے ممالک ترقی پذیر ممالک پر زور دیتے ہیں کہ انہیں نیوکلیر اسلحہ کی طرف قدم نہیں بڑھانا چاہئے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نیوکلیر ٹیکنالوجی ان ممالک کے لئے خطرناک ہے۔ جہاں تک نیوکلیر ٹیکنالوجی کی ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیلی کا سوال ہے۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لئے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ انہیں امن کے قیام کے لئے اور اپنی سہولتوں کے لئے اس چیز کی ضرورت ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نیوکلیر اسلحہ بنا رہے ہیں یا بنانا چاہتے ہیں۔ یہ علاقے نہیں چاہتے کہ ان پر نیوکلیر حکومت کی جائے جس کا مطلب سیاست کے امور کو اپنے ہاتھ لینا ہو اور جس سے ان کی آزادی میں فرق پڑے۔

OOO

چھ اخبارات کی بندش

گذشتہ روز سندھ کی حکومت نے کراچی سے شام کے وقت چھپنے والے چھ اخبارات پر دو ماہ کے لئے اس لئے پابندی لگا دی کہ وہ جذبات کو مشتعل کرنے والی خبریں چھاپتے تھے۔ حکومت یہ اقدام کرنے کا بھی بعض اوقات حق رکھتی ہے لیکن اخبارات کو غلط خبریں چھاپنے سے روکنے کے لئے ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو خبر غلط ہو اس کی تردید کروائی جائے۔ اخبار ہی کو مجبور کیا جائے کہ وہ اس کی تردید کرے۔ اگرچہ یہ ایک لمبا عمل ہے۔ اور بعض اوقات اس لئے نتیجہ خیز نہیں ہوتا کہ خبروں کی تصدیق یا تردید کے مواقع میسر نہیں ہوتے لیکن بہرحال سندھ کی حکومت نے کراچی اور اس کے ارد گرد کے حالات کی سنگینی کو کم کرنے کے لئے چھ اخبارات پر پابندی لگائی ہے۔ اس پابندی کے متعلق غور کرنے کے لئے کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز نے گذشتہ ہفتے کے روز ایک اجلاس منعقد کیا اور اس موقعہ پر جو حالات پیدا ہو گئے ہیں ان کو زیر غور لایا گیا۔ یہ کونسل غالباً حکومت سے درخواست کرے گی کہ کوئی ایسا لائحہ عمل مرتب کر لینا چاہئے جس سے حکومت اخبارات کی خبر پالیسی سے اتفاق کر سکے۔ نیوز پیپرز ایڈیٹرز کونسل آف پاکستان نے سندھ حکومت کے اس اقدام کی مذمت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے کوئی بات چیت نہیں کی گئی۔ مفاہمت کا راستہ کھلا نہیں رکھا گیا۔ اور ہمارے سینکڑوں افراد کو ایک جنبش قلم سے بے روزگار بنا دیا گیا ہے۔ ایسی ہی پابندی ان کے خیال میں اگر لگائی بھی جاسکتی ہے تو کم از کم پہلے اخبار کے مالکان سے گفت و شنید ہونی چاہئے۔

OOO

ایف سولہ طیاروں کی رقم

یہ امریکی پالیسی میں ایک بڑی خوش آئند تبدیلی ہے کہ بل کلنٹن نے کہا ہے کہ وہ ایف ۱۶ طیاروں کا مسئلہ حل کرنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ بات ہرگز مناسب نہیں کہ پاکستان روپیہ ادا کرے اور جو چیز اسے ملنی چاہئے تھی وہ نہ ملے۔ انہوں نے اس فیصلے کی تائید کی ہے کہ ایف ۱۶ تو کسی اور کو دے دئے جائیں لیکن پاکستان کی رقم تو یقیناً واپس ہونی چاہئے۔ یہ عجیب بات ہے کہ اتنے بڑے ملک کو ایک لمبے عرصے سے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اگر آپ امداد بند کرنا چاہتے ہیں تو جن چیزوں کے لئے آپ نے رقم لی ہوئی ہے اس کو دبانے کا تو کوئی جواز نہیں۔ ایف ۱۶ کی قیمت پاکستان نے ادا کی ہوئی ہے اگر آپ ایف ۱۶ اور دوسری فوجی امداد نہیں دینا چاہتے تو کم از کم جو رقم ادا کی جا چکی ہے وہ تو واپس کر دی جائے۔

بقیہ صفحہ ۵

کے برے اعمال ظلم اور تکبر کی وجہ سے آرہے ہیں۔ مگر صداقت کا اقرار نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کہ کہیں ان کی بڑائی کو ضعف نہ پہنچے۔ ان کی شان میں فرق نہ آجائے۔ اس وقت وہ اپنی کیفیت بھول جاتے تھے کہ ہمارا کیا حال تھا۔ مصریوں پر جب خدا کی طرف سے یہ عذاب آیا تھا کہ ان کے پلوٹھے بچے مرنے لگے تو مصر میں کہرام مچ گیا تھا۔ انہیں علم تھا کہ یہ عذاب اسرائیلیوں پر فرعون کے ظلم کی وجہ سے آیا ہے۔ اسی لئے تو انہوں نے اپنے سونے چاندی کے زیورات زبردستی انہیں دئے تھے اور منتیں کی تھیں کہ عبادت کے لئے باہر جائیں اور باہر جا کر اپنے رب سے دعا کریں تاکہ ان کا عذاب ٹل جائے۔ ورنہ ان کا خیال تھا کہ وہ سب مر جائیں گے۔ مگر عذاب ٹلنے کے بعد ہر منکر قوم کی طرح بھول گئے۔ آخر ان پر طوفان کا عذاب آیا جو بحیرہ احمر میں ظاہر ہوا۔ جس میں فرعون اور اس کا لشکر غرق ہو گئے۔ جس کی تفصیل ابھی آگے آئے گی۔

اس کے بعد ہوا یوں کہ جب اتنے سارے عذاب دیکھ کر بھی فرعون مصر اور اس کے ساتھیوں نے کوئی نصیحت حاصل نہ کی بلکہ فرعون کے ڈر سے صرف چند لوگ ایمان لائے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ بنی اسرائیل مصر میں اکٹھے ہو کر رہیں۔ اپنے گھر آمنے سامنے بنائیں۔ تاکہ ضرورت پڑنے پر جلد ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہیں۔ ایک جماعت کی طرح ایک نظام کے تحت متحد ہو کر ایک مقصد کے لئے کام کریں۔ تاکہ ان کے حالات کچھ اچھے ہوں اور وہ ترقی کی طرف قدم اٹھا سکیں۔ حضرت موسیٰؑ بار بار اپنے ماننے والوں کو کامیابی کی خوشخبری دے کر ان کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔

بقیہ صفحہ ۳

سے معزز اشخاص وہاں موجود تھے۔ کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ غیر از جماعت لوگ مختلف قسم کے اعتراضات کرتے تھے اور حضرت صاحب جواب دیتے تھے۔ .... (ایک سوال پیش ہوا) چونکہ مسئلہ اہم تھا اور حاضرین کی تعداد اتنی تھی کہ اگر حضرت صاحب بیٹھ کر جواب دیتے تو سب حاضرین نہ سن سکتے اس واسطے حضرت صاحب کھڑے ہو گئے اور ایسی معرکہ کی تقریر فرمائی کہ اپنی جماعت کے لوگ تو ایک طرف رہے دوسرے لوگ بھی عش عش کرنے لگے۔ مجھے وہ سماں نہیں بھول سکتا۔ جب بہت سے دلائل دے کر حضرت صاحب نے فرمایا۔ "غرض جس طرح گھاس پھونس اور چارہ گائے کے پیٹ میں جا کر لہو اور پھر تھنوں میں جا کر دودھ بن جاتا ہے۔ اسی طرح (-) کی کہانیاں اور داستانیں (کلام الٰہی) میں آکر نور اور حکمت بن گئیں۔ یہ سن کر ہال (اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اللہ تعالیٰ برکت دے) کے نعروں سے گونج اٹھا۔ میں جب کبھی اس طرف جاتا اور اس طاقچی کو دیکھتا ہوں تو وہ نظارہ آنکھوں کے سامنے آنے سے جو دل پر گذرتی ہے اس کو خدا ہی جانتا ہے۔

حقیقی مرادیابی دعا کرنے والے کو ملتی ہے

جو شخص روح کی سچائی کے ساتھ دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اس کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والے کو ملتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد اشرف ممتاز صاحب مربی سلسلہ کچھ عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں وہ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم غلام محمد صاحب کارکن نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی اہلیہ محترمہ صاحب بی بی کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ ۳۰۔ جون کو گرنے کی وجہ سے دائیں پنڈلی میں فریکچر ہو گیا ہے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے۔

ضروری اعلان

○ لجنات اماء اللہ پاکستان کی طرف سے ان کی سالانہ رپورٹس ۵۔ اکتوبر ۱۹۹۵ء تک مل جانی چاہئیں۔ ہر مجلس رپورٹ کی دو' دو کاپیاں بھجوائے۔ رپورٹ مختصر اور جامع ہو۔ تمام اعداد و شمار کا گذشتہ سال کے اعداد و شمار کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔

تمام ضلعی صدریں اس بات کی کوشش کریں کہ ان کے ضلع کی زیادہ سے زیادہ مجالس کی طرف سے رپورٹ دفتر میں پہنچے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ۔ پاکستان)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص غلام احمد ساجد ولد چوہدری نذیر احمد سکنہ ڈیرہ غازی خان اپنے آپ کو مخلص احمدی ظاہر کر کے فراڈ کے ذریعہ احباب جماعت سے رقوم بٹورتا ہے وہ کبھی اپنے آپ کو سیالکوٹی بھی ظاہر کرتا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔

(نظارت امور عامہ)

احمدی طالبات

متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کیں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جا سکے۔

بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند طلبہ متوجہ ہوں

○ وہ طلبہ جو امریکہ میں مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ انگریزی کا امتحان "TOEFL" پاس کریں اسی طرح برطانیہ کی اکثر یونیورسٹیز میں داخلہ کے لئے یہ امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔ امسال پاکستان میں اس ٹیسٹ کی تواریخ مندرجہ ذیل ہیں ۵۔ اگست' ۸۔ ستمبر' ۲۸۔ اکتوبر' ۱۹۔ نومبر اور ۸۔ دسمبر ۹۵ء یہ ٹیسٹ دو سال تک کے لئے VALID ہوتا ہے۔ اس ٹیسٹ سے متعلقہ تمام معلومات اس ایڈریس پر رابطہ کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

WORLD LEARNING INC
P.O. BOX 13042
KARACHI 75350

برٹش تعلیمی اداروں میں داخلہ کا طریق

○ وہ طلبہ جو برٹش تعلیمی اداروں میں داخلہ لینا چاہتے ہیں ان کو IELTS (International English Language Testing System) کا امتحان پاس کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس ٹیسٹ کے بارے میں مکمل تفصیلی معلومات لاہور۔ کراچی۔ پشاور اور اسلام آباد کے مقامی برٹش کونسل کے دفتر سے حاصل کی جا سکتیں ہیں۔

اعلان داخلہ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے (شام کی کلاسز میں) M.s.c M.B.A (کمپیوٹر سائنس) اور اکنامکس میں Self Finance Basis پر داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

M.B.A میں داخلہ کے لئے B.Sc/B.A/B.Com/B.B.A ہونا ضروری ہے M.Sc. کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کے لئے B.A/B.Sc میں مندرجہ ذیل مضامین میں سے ایک مضمون ضرور لیا ہو۔ (جنرل میتھ' میتھ A کورس۔ میتھ B کورس) یہ دو سالہ پروگرام ہے۔ یہ کلاسز دوپہر کو ہوں گی۔ ٹیوشن فیس۔/24000 روپے فی سمیسٹر ہے۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ یکم اگست ۹۵ء ہے۔

مزید معلومات کے لئے روزنامہ "NEWS" مورخہ ۲۔ جولائی ۹۵ ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پنجاب یونیورسٹی قائداعظم کیمپس لاہور

○ پنجاب یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے مندرجہ ذیل مضامین میں Evening Classes میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

۱۔ ایم ایس سی (انجینئرنگ) کیمیکل انجینئرنگ (دورانیہ ایک سال)

۲۔ ایم ایس سی (انجینئرنگ) میٹالرجی' میٹریلز سائنس (دورانیہ ایک سال)

۳۔ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ در کیمیکل ٹیکنالوجی / کیمیکل انجینئرنگ (دورانیہ ایک سال)

اہلیت۔ گریجوایٹ مع فزکس یا کیمسٹری اور کسی منظور شدہ ادارے میں کم از کم تین سالہ صنعتی تجربہ یا کیمسٹری میں ایم ایس سی یا کیمیکل کے علاوہ کسی ڈسپلن میں انجینئرنگ میں گریجوایٹ ہو۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۷۔۷۔۱۹۹۵ء ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" مورخہ ۲۔۷۔۹۵ ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان داخلہ بی ایڈ کلاس

○ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن ملتان نے بی ایڈ کلاس (مرد و خواتین) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

درخواست دہندہ کے لئے پنجاب کا رہائشی ہونا ضروری ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۶۔۷۔۹۵ مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" مورخہ ۳۔ جولائی ۹۵ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

○ مشرقی یورپ میں گذشتہ سال کی طرح امسال بھی اعلیٰ تعلیم کے مواقع موجود ہیں میڈیکل' انجینئرنگ اور دیگر کورسز میں گریجوایشن اور پوسٹ گریجوایشن کے خواہش مند طلبہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے صدر جماعت اور امیر صاحب ضلع کے تعارفی اور تصدیقی خط کے ہمراہ فوری طور پر وکالت تبشیر ربوہ میں تشریف لا کر تفصیلی معلومات اور کوائف فارم حاصل کر لیں۔

وکالت تبشیر۔ ربوہ

ضرورت اساتذہ

○ ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کو اپنے تعلیمی ادارے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے (مرد) اساتذہ کی ضرورت ہے۔ متعلقہ مضامین کے ساتھ گریجوایشن / ماسٹر ڈگری حاصل کرنے والے احباب اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں (بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن۔ ربوہ) زیادہ سے زیادہ ۲۰۔۷۔۹۵ تک جمع کروا دیں۔ ہر درخواست دہندہ اپنی اسناد کی نقول درخواست کے ساتھ ضرور جمع کروائے۔

مضامین۔ ۱۔ انگلش ۲۔ اکنامکس ۳۔ ریاضی ۴۔ کیمسٹری۔

انگلش میڈیم سکولز / کالجز میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والے اور متعلقہ مضمون میں گریجوایشن / ماسٹر ڈگری کے ساتھ بی ایڈ / ایم ایڈ کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

عطیات برائے مریضان

فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

لہٰذا مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5- جولائی-1995ء
موسم گرم ہے۔ شدت جاری ہے
درجہ حرارت کم ازکم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات کے بارے میں بہتر نتائج کی توقع ہے۔ حکومت اور اپوزیشن میں سے کسی کے وجود سے بھی انکار ممکن نہیں۔ ہم اپوزیشن کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ اپنا آئینی کردار ادا کرے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا موقف یہ ہے کہ سیاسی مسائل کا سیاسی حل ڈھونڈا جائے۔ ایم کیو ایم کے ساتھ مذاکرات کے لئے حکومتی کمیٹی اسی مقصد کے لئے بنائی گی ہے۔ سیاست اور دہشت گردی میں فرق ہونا چاہئے۔ انہوں نے کابینہ کی دفاعی کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے دہشت گردوں کے گرد گھیرا تنگ کر دیا ہے۔ اس اجلاس میں بھارت کی فوجی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا گیا مسلح افواج کے سربراہوں کے علاوہ اعلیٰ حکام نے بھی شرکت کی۔

○ حکومتی ذرائع نے بتایا ہے کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات پہلے سے طے شدہ ۱۰ نکات پر ہوں گے۔ حکومت کسی حتمی سمجھوتے پر پہنچنے سے پہلے نواب زادہ نصراللہ خان، مظفر ہاشمی اور حافظ تقی کو اعتماد میں لے گی وہ آخری دور میں مذاکرات میں شامل ہوں گے حکومتی ٹیم جو این ڈی خان، خورشید شاہ اور آفاق شاہد پر مشتمل ہے، مذاکرات سے پہلے وزیراعظم سے ملاقات کرکے ایجنڈے کی منظوری حاصل کرے گی۔ ایم کیو ایم کی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی پہلے ہدایات حاصل کرنے کے لئے لندن جاچکے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے بی بی سی ٹی وی کو انٹرویو میں کہا ہے کہ ہے کہ حکومت مجھے ختم کرنا چاہتی ہے۔ انٹرپول کے رابطے نے بوکھلاہٹ ظاہر کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے مشن کی تکمیل میں ہلاک ہوگیا تو یہ اعزاز ہوگا۔ تشدد کی ذمہ دار حکومت ہے۔ میں اپنا مشن جاری رکھوں گا۔ موت سے خوفزدہ نہیں۔ حکومت اپنی انتقامی مہم بند کرکے ایم کیو ایم کے ۲ کروڑ مہاجروں کے مینڈیٹ کو تسلیم کرے۔

○ پاکستانی مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی جام معشوق علی نے ایم کیو ایم کو کہا ہے کہ وہ پیپلز پارٹی پر اعتماد نہ کرے کیونکہ ماضی میں پیپلز پارٹی اسے دھوکہ دے چکی ہے۔

○ گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ سروپ خان نے کہا ہے کہ پنجاب میں شرکت اقتدار کے فارمولے میں تبدیلی کی فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مخلوط حکومت کا تجربہ کامیاب بنانا میری اولین ترجیح ہے۔ ایسی حکومت کا تجربہ پہلی بار نہیں ہوا۔ ایسے نظام کی کامیابی کا انحصار رواداری اور برداشت پر ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میں ہر مسئلے کی گہرائی سے واقف ہوں۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں کا خیال رکھنا میری ذمہ داری ہے۔ بلدیاتی انتخابات کے جماعتی انعقاد کا حامی ہوں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیراعظم نے ناکامیوں سے مایوس ہو کر ریاست کے چاروں ستونوں پر حملہ کر دیا ہے۔ انہوں نے اخبارات کی ہڑتال کی حمایت کی۔ انہوں نے کہا کہ تمام قوتیں حکومت کے خلاف متحد ہو جائیں ورنہ کچھ باقی نہیں بچے گا۔ اب خاموش رہنا قومی اداروں کی تباہی میں حصہ دار بننے کے مترادف ہے۔

○ کراچی میں کانسٹیبل سمیت ۱۰ افراد ہلاک اور ۶ پولیس والے زخمی ہو گئے۔ اورنگی سے رینجرز واپس آگئے۔ اورنگی ٹاؤن منصور نگر کے علاقے سے دو پولیس کانسٹیبلوں کو اغوا کر لیا گیا۔ مرنے والوں میں کے آئی ایس سی کا ایک ملازم بھی شامل ہے۔ چار پولیس کانسٹیبلوں کو گشت کے دوران فائرنگ کرکے زخمی کر دیا گیا۔

○ اورنگی (کراچی) میں دہشت گردوں کے خلاف رینجرز کے آپریشن کے بعد صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ دکانیں کھلنا شروع ہو گئی ہیں۔ ٹریفک رواں دواں ہو گئی ہے۔ رینجرز کے ترجمان نے بتایا کہ لوگوں کی بڑی تعداد کو راشن فراہم کر دیا گیا ہے۔

○ کراچی کے بعض علاقوں میں مسلسل چھ دن سے فائرنگ جاری ہے۔ متاثرہ علاقوں کے لوگ گھروں میں محصور اور خوفزدہ ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کراچی کا مسئلہ کوئی کانفرنس نہیں بلکہ تیسری قوت ہی حل کر سکتی ہے۔ نواز شریف کی طرف سے بلائی گئی قومی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا نتیجہ ڈھاک کے تین پات ہو گا۔ مسلم لیگیوں کے اتحاد کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس میں خلوص نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نورانی بچ بچا کر رہیں۔ ان کا پاکستان میں قیام خاصا طویل ہو گیا ہے۔

○ آل انڈیا ریڈیو نے خبر دی ہے کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات کے لئے پیشگی شرائط واپس لے لی ہیں۔ اپوزیشن بھی مذاکرات کی کامیابی کے لئے تعاون پر تیار ہے۔

○ برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر جان میجر برسراقتدار کنزرویٹو پارٹی کی صدارت کا انتخاب جیت گئے۔ انہوں نے چند ہفتے قبل اس عہدے سے استعفیٰ دے کر دوبارہ انتخاب لڑنے کا اعلان کیا تھا۔ کنزرویٹو پارٹی کے پارلیمنٹ کے ۳۲۹ ارکان میں سے ۲۱۸ کے ووٹ انہیں ملے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ میں طے شدہ دورے پر امریکہ جا رہا ہوں۔ وزیراعظم نے اجازت دے دی ہے یہ نجی دورہ ہے جس کے دوران میڈیکل چیک اپ بھی کرواؤں گا۔ ترکی کا دورہ سرکاری ہے۔ لندن میں رکوں گا مگر قیام کا ارادہ نہیں انہوں نے کہا کہ میری چند روزہ غیر حاضری سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

○ وفاقی سیکرٹری اطلاعات نے کہا ہے کہ اخبارات دہشت پھیلا رہے تھے کراچی میں ۱۵ افراد مرتے تھے تو وہ ۷۵ لکھ دیتے تھے۔ سندھ حکومت کو مجبوراً کارروائی کرنا پڑی۔ اگر اخبارات دہشت نہ پھیلانے کی یقین دہانی کرائیں تو اشاعت کی اجازت مل سکتی ہے۔

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

لندن جانیوالے احباب کیلئے
"خوشخبری"
اس سال بھی سب سے کم کرایہ
لندن کے کرایہ میں دیگر ممالک کی سیر و قیام ہوٹل
• کراچی لندن واپسی 15300+1000 ٹیکس کل کرایہ 16300/-
• لاہور لندن واپسی 20200+1000 ٹیکس کل کرایہ 21200/-
• اسلام آباد لندن واپسی 20200+1000 ٹیکس کل کرایہ 21200/-
کنفرم سیٹیں - آرام دہ سفر
• Repeat Visit Visa فری سروس
فوری بکنگ کیلئے رابطہ کریں
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
2/13 الناصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ فون 211550 فیکس 211166

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکلنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار - ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211263 فیکس: 212299

احمد برادرز
• فریج • فریزر • کوکنگ رینج • گیزر • واشنگ مشین • ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی
فون: 451030 424994

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں 20/-
دوائی مفضل الہیٰ برائے اولاد نرینہ 150/-
نو جام عشق 60/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ چہرے کے مہاسوں کیلئے 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار - ربوہ فون: 659